(ص ۱۲۷)۔ سید مناظر احسن گیلانی نے امامؒ کا دفاع کرتے ہوئے اس مضمون میں دلائل و براہین کا اپنا اسلوب پیش کیا ہے۔

پانچواں مضمون برعظیم کی تقسیم سے دو سال قبل ایک تعلیمی خاکے پر مشتمل ہے جس میں نظریۂ وحدت نظام تعلیم کو پیش کیا گیا ہے۔ اس مضمون کو لکھے ہوئے چھے عشرے گزر چکے ہیں مگر تعلیم کی ثنویت کا ہنوز وہی عالم ہے۔ چھٹے مضمون میں حضرت عمر بن عبدالعزیزؒ کی حکومت کو تاریخِ انسانی میں ایک منفرد طرزِ حکمرانی کی حیثیت سے متعارف کرایا گیا ہے۔ ساتواں مضمون اس لحاظ سے دل چسپ ہے کہ اس میں اسلامی حکمرانوں سے مسلم رعایا کی ایک بے جا شکایت پر تبصرہ کیا گیا ہے کہ انھوں نے اپنے عہدِ حکومت میں غیر مسلم رعایا کو مسلمان کیوں نہیں بنایا۔ آٹھویں مضمون میں مسلمان حکومتوں میں غیر مسلموں کے حقوق کی حفاظت و نگہداشت پر بہت قیمتی لوازمہ پیش کیا گیا ہے۔ نویں مضمون میں مسلمانوں کے اندلس کو خود مسلمانوں کی نگاہ سے دیکھنے کی کوشش کی گئی ہے۔ مصنف کے نزدیک اسپین کی تمدنی شان و شوکت کا باعث محض اندلس کے ذرائع نہیں بلکہ مروانی حکمرانوں نے اس کے لیے اردگرد کی ریاستوں سے بہت کچھ حاصل کیا۔ دسویں مضمون میں شیخ اکبر محی الدین ابن عربی کے نظریۂ علم پر ایک تنقید نما اور تحسین آمیز نگاہ ڈالی گئی ہے۔ گیارھویں مضمون میں بلگرام کے یمنی محدث اور صاحب تاج العروس علامہ سید مرتضٰی زبیری پر ایک سوانحی مضمون تحریر کیا گیا ہے جس میں ان کے علمی کارناموں کو متعارف کرایا ہے۔ بارھواں مضمون ہندستان کے ایک مظلوم مولوی حکیم محمد حسن کے بارے میں ہے۔ اس مضمون میں ہند کے قدیم نوشتوں کے حوالے سے حضور صلی اللہ علیہ وسلم کی آمد و بعثت کی دل چسپ پیش گوئیوں کا بھی تذکرہ ہے۔

مناظر احسن گیلانی کے مضامین کا یہ مجموعہ متنوع موضوعات پر تاریخی معلومات کا ایک ایسا آئینہ ہے جس میں اسلامی تہذیب اور اس کے اکابر کے کارنامے جھلکتے ہیں۔ ہر مضمون کے آخر میں حواشی اور حوالہ جات نے مضامین کی قدر و قیمت میں اضافہ کیا ہے۔ (عبدالجبار شاکر)